مقامِ خلافت

حضرت حاجی الحرمین مولوی نور الدین رضی اللہ عنہ

خلیفۃ المسیح الاوّل

کے

ارشادات کی روشنی میں

نظارت دعوت و تبلیغ صدر انجمن احمدیہ قادیان (پنجاب)

بار اوّل سنہ ۱۹۶۷ء تعداد دس ہزار

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۝ نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم
و علیٰ عبدہ المسیح الموعود

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات پر تمام جماعت احمدیہ کا اِس بات پر اجماع ہوا کہ حضرت مولوی نور الدین رضی اللہ عنہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلیفہ اور جانشین ہوں گے۔ اور ساری جماعت نے آپ کے ہاتھ پر تجدید بیعت کی۔ اور آپ کی خلافت کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی الوصیۃ کے منشاء کے مطابق قرار دیا اور آپ کی اطاعت واجب ہونے کا عہد کیا۔

افسوس ہے کہ بعد میں کچھ لوگوں نے منصب خلافت کو گرانا چاہا تو اس پر حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ نے اعلان فرمایا:-

(۱)

"تم نے اپنے عمل سے مجھے اتنا دُکھ دیا ہے کہ مَیں اُس حصّہ مسجد میں بھی کھڑا نہیں ہوا ہوں جو تم لوگوں کا بنایا ہوا ہے۔ بلکہ مَیں اپنے پیر کی مسجد میں کھڑا ہوا ہوں۔"

خلافت کا ہر حکم واجب ہے

"کہا جاتا ہے کہ خلیفہ کا کام صرف نماز پڑھا دینا یا پھر بیعت لے لینا ہے۔ یہ کام تو ایک مُلّاں بھی کر سکتا ہے۔ اِس کے لئے کسی خلیفہ کی ضرورت نہیں۔ اور مَیں اِس قسم کی بیعت پر تھوکتا بھی نہیں۔ بیعت وہ ہے جس میں کامل اطاعت کی جائے۔ اور خلیفہ کے کسی ایک حکم سے بھی انحراف نہ کیا جائے۔"

(۲)

نکتۂ معرفت

"حضرت صاحب کی تصنیف میں معرفت کا ایک نکتہ ہے۔ وہ تمہیں کھول کر سناتا ہوں۔ جس کو خلیفہ بنانا تھا اس کا معاملہ تو خدا کے سپرد کر دیا۔ اور اِدھر چودہ اشخاص (معتمدین صدر انجمن احمدیہ۔ ناقل) کو فرمایا کہ تم بحیثیتِ مجموعی خلیفۃ المسیح ہو۔ تمہارا فیصلہ قطعی فیصلہ ہے۔ اور گورنمنٹ کے نزدیک بھی وہی قطعی ہے۔ پھر اُن چودہ کے چودہ کو باندھ کر ایک شخص کے ہاتھ پر بیعت کرا دی کہ اس کو اپنا خلیفہ مانو اور اِس طرح تمہیں اکٹھا کر دیا۔ پھر نہ صرف چودہ کا بلکہ تمام قوم کا میری خلافت پر اجماع ہو گیا۔ اب جو اجماع کے خلاف کرنے والا ہے وہ خدا تعالیٰ کا مخالف ہے . . . . پس تم کان کھول کر سُنو! اب اگر اِس معاہدہ کے خلاف کروگے تو فاعقبھم

نِفَاقًا فِی قُلُوْبِہِمْ کے مصداق بن گئے۔ مَیں نے تمہیں یہ کیوں سُنایا۔ اِس لیے کہ تم میں بعض نافہم ہیں جو بار بار کمزوریاں دکھاتے ہیں۔ میں نہیں سمجھتا کہ وہ مجھ سے بڑھ کر جانتے ہیں۔"

"خدا نے جس کام پر مجھے مقرر کیا ہے مَیں بڑے زور سے خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ مَیں اس کُرتے کو ہرگز نہیں اُتار سکتا۔ اگر سارا جہان بھی اور تم بھی میرے مخالف ہو جاؤ تو مَیں بالکل تمہاری پرواہ نہیں کرتا۔ اور نہ کروں گا۔ تم معاہدہ کا حق پورا کرو۔ پھر دیکھو کس قدر ترقی کرتے ہو۔ اور کیسے کامیاب ہوتے ہو۔ . . . . مجھے ضرورتاً کچھ کہنا پڑا ہے۔ اُس کا میرے ساتھ وعدہ ہے کہ مَیں تمہارا ساتھ دوں گا۔ مجھے دوبارہ بیعت لینے کی ضرورت نہیں۔ تم اپنے پہلے وعدہ پر قائم رہو۔ ایسا نہ ہو کہ نفاق میں مبتلا ہو جاؤ . . . . . جلد بازی سے کوئی فقرہ مُنہ سے نکالنا آسان ہے مگر اس کا نگلنا بہت مشکل ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم تمہاری نسبت نہیں بلکہ اگلے خلیفہ کے اختیارات کی نسبت بحث کرتے ہیں مگر تمہیں کب معلوم کہ وہ ابوبکر اور مرزا صاحب سے بھی بڑھ کر آئے۔"

(خطبہ عید الفطر مندرجہ اخبار بدر ۲۱ر اکتوبر ۱۹۰۹ء)

(۳)

خلیفہ خدا بناتا ہے

"مجھے نہ کسی انسان نے، نہ کسی انجمن نے خلیفہ بنایا ہے اور نہ مَیں کسی

انجمن کو اس قابل سمجھتا ہوں کہ وہ خلیفہ بنائے۔ پس مجھ کو نہ کسی انجمن نے بنایا ہے اور نہ مَیں اس کے بنانے کی قدر کرتا ہوں۔ اور اس کے چھوڑ دینے پر تھوکتا بھی نہیں۔ اور نہ اب کسی میں طاقت ہے کہ وہ اس خلافت کی ردا کو مجھ سے چھین لے۔"

(بدر ۴ جولائی ۱۹۱۲ء)

(۴)

خلیفہ معزول نہیں ہو سکتا

"خلافت کیسری کی دوکان کا سوڈا واٹر نہیں، تم اس بکھیڑے میں کچھ فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ نہ تم کو کسی نے خلیفہ بنانا ہے اور نہ میری زندگی میں کوئی اور بن سکتا ہے۔ پس جب میں مر جاؤں گا تو پھر وہی کھڑا ہوگا جس کو خدا چاہے گا اور خدا اس کو آپ کھڑا کر دے گا۔"

"تم نے میرے ہاتھوں پر اقرار کئے ہیں۔ تم خلافت کا نام نہ لو۔ مجھے خدا نے خلیفہ بنا دیا ہے۔ اور اب نہ تمہارے کہنے سے معزول ہو سکتا ہوں اور نہ کسی میں طاقت ہے کہ وہ معزول کرے اگر تم زیادہ زور دو گے تو یاد رکھو میرے پاس ایسے خالد بن ولید ہیں جو تمہیں مرتدوں کی طرح سزا دیں گے۔"

(بدر ۴ جولائی ۱۹۱۲ء۔ تقریر احمدیہ بلڈنگس ۱۶ - ۱۷ جون ۱۹۱۲ء)

۵

خلیفہ پر اعتراض کرنا سعادتمندی نہیں

"مَیں نے تمہیں بارہا کہا ہے اور قرآن مجید سے دکھایا ہے کہ خلیفہ بنانا اِنسان کا کام نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کا کام ہے۔ آدم کو خلیفہ بنایا کس نے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً۔ اس خلافتِ آدم پر فرشتوں نے اعتراض کیا..... مگر انہوں نے اعتراض کر کے کیا پھل پایا؟ تم قرآن مجید میں پڑھ لو آخر انہیں آدم کے لئے سجدہ کرنا پڑا۔ پس اگر مجھ پر کوئی اعتراض کرے اور وہ اعتراض کرنے والا فرشتہ بھی ہو تو میں اُسے کہہ دوں گا کہ آدم کی خلافت کے سامنے سربسجدہ ہو جاؤ تو بہتر ہے۔ اور اگر وہ اِباء اور اِستکبار کو اپنا شعار بنا کر اِبلیس بنتا ہے تو پھر یاد رکھے کہ ابلیس کو آدم کی مخالفت نے کیا پھل دیا۔ مَیں پھر کہتا ہوں کہ اگر کوئی فرشتہ بن کر بھی میری خلافت پر اعتراض کرتا ہے تو سعادت مند فطرت اُسے اُسْجُدُوْا لِاٰدَمَ کی طرف لے آئے گی۔"

بدر ۴ رجولائی ۱۹۱۲ء

٦

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کا خلیفہ ثانی کے متعلق نکتہ قابلِ یاد

"ایک نکتہ قابلِ یاد سُنائے دیتا ہوں کہ جس کے اِظہار سے میں

باوجود کوشش کے رُک نہیں سکتا۔ وہ یہ کہ مَیں نے حضرت خواجہ سلیمان رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا۔ اُن کو قرآن شریف سے بڑا تعلق تھا۔ اُن کے ساتھ مجھے بہت محبت ہے۔ ۷۸ برس تک انہوں نے خلافت کی۔ ۲۲ برس کی عمر میں وہ خلیفہ ہوئے یہ بات یاد رکھو۔ مَیں نے کسی خاص مصلحت اور خالص بھلائی کے لئے کہی ہے۔"

(بدر۔ ۲۷ جولائی سنہ ۱۹۱۰ء)

۷

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہٗ کی آخری وصیت

۴ مارچ سنہ ۱۹۱۴ء کو حضرت خلیفہ اوّل رضؓ کو بعد نماز عصر یکایک ضعف محسوس ہونے لگا۔ آپ نے قلم دوات لانے کا حکم دیا اور لیٹے لیٹے کاغذ ہاتھ میں لیا اور حسب ذیل وصیت اپنے جانشین کے بارہ میں لکھی:-

میرا جانشین متقی ہو، ہر دلعزیز۔ عالم باعمل۔ حضرت صاحب کے پرانے اور نئے احباب سے سلوک چشم پوشی، درگذر کو کام لاوے۔ میں سب کا خیر خواہ تھا وہ بھی خیر خواہ رہے۔ قرآن و حدیث کا درس جاری رہے۔ والسّلام"

(الحکم۔ ۷ مارچ سنہ ۱۹۱۴ء صفحہ ۵)

اِس وصیت کے مطابق جماعت نے حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد رضی اللہ عنہ کے دستِ مبارک پر بیعتِ خلافت کی۔ اور آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا جانشین اور خلیفۂ ثانی تسلیم کیا۔ اس وقت کچھ لوگوں نے جو حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کے خلاف ریشہ دوانی کرتے رہے تھے، حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کی وصیت پر عمل نہ کیا اور لاہور میں ایک نئی انجمن بنام "احمدیہ انجمن اشاعتِ اسلام" کی بنیاد ڈالی۔ ان لوگوں نے چھ سال تک نظامِ خلافت مان کر بعد میں اس نظام سے روگردانی کرلی۔ حالانکہ اسلام میں خلافت کا نظام تمام نظاموں سے بہتر ہے۔

الحمد للہ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی جماعت نے آپ کی وفات پر بالاتفاق آپ کے فرزندِ ارجمند حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد ایدہ اللہ تعالےٰ کو خلیفۃ المسیح الثالث تسلیم کیا اور آپ کے ہاتھ پر تجدیدِ بیعت کی۔

جن دوستوں کے دِل میں حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کی قدر ہے اُن کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے خودساختہ نظریات کو اِن ارشادات کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کریں اور نظامِ خلافت کی پوری قدر کریں کیونکہ نظامِ خلافت ہی سے اِسلام کی حقیقی سربلندی وابستہ ہے۔ ❖

کتبہ: محمد کرم الدین شاہد قادیان
(مطبوعہ جے ہند پرنٹنگ پریس جالندھر شہر)